بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

"یوم عاشوراء کا روزہ اور آج کے یہود"

سوال:

محترمی ومکرمی متکلم اسلام مولانا محمد الیاس گھمن حفظہ اللہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ہم آج تک یہی سنتے آئے ہیں کہ محرم الحرام میں صرف یوم عاشوراء کا روزہ نہیں رکھنا چاہیے بلکہ اس کے ساتھ نو محرم یا گیارہ محرم کا روزہ رکھا جائے، کیوں کہ یوم عاشوراء یہودی روزہ رکھتے ہیں تو ان کے ساتھ مشابہت سے بچنے کے لیے ایک دن کا روزہ مزید رکھا جائے۔ اب ایک بات سامنے آئی ہے کہ موجودہ دور میں یہودی یوم عاشوراء کو روزہ رکھتے ہی نہیں ہیں، بلکہ یہودیوں کا اپنا کیلنڈر ہے وہ اسلامی ایام سے قطع نظر اپنے کیلنڈر کے حساب سے روزہ رکھتے ہیں۔ اب اس حوالے سے دو باتوں کی وضاحت مطلوب ہے:

1: کیا یہودی واقعی اس دن یعنی یوم عاشوراء کو روزہ نہیں رکھتے؟

2: ہم مسلمانوں کے لیے صرف یوم عاشوراء کا روزہ رکھنا کیسا ہے؟

سائل: محمد معارج۔ پاکستان

جواب:

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اسلامی تعلیمات کی روشنی میں ماہ محرم الحرام کو بہت بڑی فضیلت اور اہمیت حاصل ہے۔ اسی وجہ سے اہل ایمان کو اس مہینہ میں بطور خاص روزہ رکھنے کی ترغیب دی گئی ہے۔ حدیث مبارک میں ماہ رمضان کے بعد محرم الحرام کے روزوں کو افضل ترین روزے قرار دیا گیا ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

أفضل الصيام بعد شهر رمضان شهر الله المحرم

(سنن الترمذی: حدیث نمبر 740)

ترجمہ: رمضان المبارک کے روزں کے بعد سب سے افضل روزے اللہ تعالیٰ کے مہینے محرم کے روزے ہیں۔

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دس محرم الحرام یعنی یوم عاشوراء کو روزہ رکھنے کی خصوصی ترغیب اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یوم عاشوراء کے روزہ کو ایک سال کے گناہوں کا کفارہ فرمایا۔

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی نقل فرماتے ہیں:

وصيام يوم عاشوراء أحتسب على الله أن يكفر السنة التي قبله

(صحیح مسلم: حدیث نمبر1162)

ترجمہ: میں یومِ عاشوراء (دس محرم کے دن) کے روزے کے بارے اللہ تعالیٰ سے یہ امید رکھتا ہوں کہ (اس کے ذریعے) گزشتہ ایک سال کے گناہ معاف فرمادے گا۔

یہودِ مدینہ پہلے یومِ عاشوراء کو روزہ رکھتے تھے:

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت فرماتے ہیں:

أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قدم المدينة فوجد اليهود صياما يوم عاشوراء فقال لهم رسول الله صلى الله عليه وسلم ما هذا اليوم الذي تصومونه فقالوا هذا يوم عظيم أنجى الله فيه موسى وقومه وغرق فرعون وقومه فصامه موسى شكرا فنحن نصومه فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم فنحن أحق وأولى بموسى منكم فصامه رسول الله صلى الله عليه وسلم وأمر بصيامه

(صحیح مسلم: حدیث نمبر1130)

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب مدینہ منورہ تشریف لائے تو دس محرم کے دن یہود کو روزہ رکھتے ہوئے پایا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے دریافت فرمایا کہ تم لوگ اس دن روزہ کیوں رکھتے ہو؟ انہوں نے کہا کہ یہ بہت عظمت والا دن ہے، اسی دن اللہ پاک نے ہمارے نبی حضرت موسیٰ علیہ السلام اور ان کی قوم کو نجات عطا فرمائی تھی اور فرعون اور اس کی قوم کو غرق کیا تھا، تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اس دن شکرانے کا روزہ رکھا تھا، اس لیے ہم بھی ان کی پیروی میں روزہ رکھتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کام حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کیا ہم مسلمان اس کام کو کرنے کے زیادہ حق دار ہیں، چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خود یومِ عاشوراء کا روزہ رکھا اور مسلمانوں کو بھی روزہ رکھنے کا حکم فرمایا۔

یہودِ مدینہ کے ساتھ مشابہت سے بچنے کا حکم:

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہودِ مدینہ کی مشابہت سے بچنے کے لیے یوم عاشوراء کے ساتھ نو یا گیارہ محرم الحرام کا روزہ رکھنے کا بھی حکم دیا۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

صُومُوا يَوْمَ عَاشُورَاءَ وَخَالِفُوا فِيهِ الْيَهُودَ صُومُوا قَبْلَهُ يَوْمًا أَوْ بَعْدَهُ يَوْمًا

(مسند احمد: حدیث نمبر 2154)

ترجمہ: تم یومِ عاشوراء کا روزہ رکھو اور اس معاملے میں یہود کی مخالفت کرو، اس لیے عاشوراء سے ایک دن قبل یا بعد کا روزہ بھی رکھو۔

کیا عصرِ حاضر میں یہودی یومِ عاشوراء کا روزہ رکھتے ہیں؟

گزشتہ سطور میں حدیث مبارک کے حوالہ سے عرض کیا جا چکا ہے کہ جب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ تشریف لائے اس موقع پر مدینہ کے یہودی یوم عاشوراء کا روزہ رکھتے تھے۔ اس سے معلوم ہوتا کہ اس وقت یہود اسلامی تقویم یعنی چاند کے لحاظ سے یومِ عاشوراء کا روزہ رکھتے تھے۔ حافظ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ (ت852ھ) فرماتے ہیں:

فان الیھود لا یعتبرون فی صومھم إلا بالأھلة ھذا الذی شاھدناہ منھم

فتح الباری ج7ص276

ترجمہ: ہم نے خود اس بات کا مشاہدہ کیا ہے کہ یہود چاند کی تاریخ کے اعتبار سے روزہ رکھتے ہیں۔

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ کی اس شہادت سے معلوم ہوا کہ نویں صدی ہجری تک یہود کا طرز عمل یہی تھا کہ وہ چاند کی تاریخ کے اعتبار سے روزہ رکھتے تھے۔

تنبیہ! بعد میں اگر یہود نے چاند کی تاریخ کا اعتبار کرنے کی بجائے اپنے کیلنڈر کے حساب سے روزہ رکھنا شروع کر دیا ہو تو اس کی دو ممکنہ وجہیں ہو سکتی ہیں۔

1: یہود نے باقی احکام کی طرح اس میں بھی تحریف اور ردوبدل کر دیا ہو۔

2: یہود کے مختلف گروہ ہوں، ان میں سے بعض چاند کے اعتبار سے اور بعض اپنے کیلنڈر کے حساب سے روزہ رکھتے ہوں۔

خلاصہ یہ ہے کہ یومِ عاشوراء کے ساتھ نو یا دس محرم کا روزہ رکھنا افضل ہے اور یہی منشاءِ نبوت کے موافق ہے۔ تاہم اگر کوئی شخص محض یومِ عاشوراء کا روزہ رکھ لے تو یہ بھی جائز ہے۔

واللہ اعلم بالصواب

09 محرم الحرام 1445ھ

28، جولائی 2023ء